واقفینِ زندگی کی ضرورت اور صدسالہ جوبلی فنڈ کی ادائیگی کی تلقین

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ / مارچ ۱۹۸۴ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد وتعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ ساتھ جو روز وشب وسعت پذیر ہیں جماعت احمدیہ کے کام بھی پھیلتے جاتے ہیں، کاموں کے تقاضے بھی بڑھ رہے ہیں اور ذمہ داریاں بھی پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہیں اور بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ یہ وسعتیں جو کاموں میں اور ذمہ داریوں میں ہیں مزید فضلوں کا تقاضا کرتی ہیں لیکن یہ ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پھر کاموں کو بڑھا دیا کرتے ہیں کم نہیں کیا کرتے اور ذمہ داریوں کو بھی پہلے سے زیادہ بلند کر دیتے ہیں اور ان میں وسعت پیدا کر دیتے ہیں۔ بہر حال ہم اس آگے بڑھنے والی، ہمیشہ آگے بڑھنے والی دوڑ پر بہت راضی ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ فضل کرتے ہوئے تھکتا ہے، نہ ایسی جماعتوں کو تھکنے دیتا ہے جو اس کے فضلوں کی وارث بنتی ہیں۔

آج میں خاص طور پر اس نقطۂ نگاہ سے دو امور کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ صدر انجمن میں بھی اور تحریک جدید میں بھی جس تیزی سے کام پھیل رہے ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ نئے نئے واقفین آگے آئیں جب گزشتہ سال میں نے ریٹائرمنٹ کے بعد وقف کی تحریک کی تھی تو

خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے آپ کو پیش کیا اور یوں لگتا تھا کہ وہ ضرورت سے بڑھ جائے گی تعداد اور جب ان کو مختلف شعبوں میں لگایا گیا تو معلوم یہ ہوا کہ شعبے آنے والوں کی تعداد کی نسبت زیادہ تیزی سے پھیلنے لگے۔ صدر انجمن میں ہی مثلاً اس سال تصنیف و اشاعت کا کام بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، ان کو نئے آدمی بھی دیئے لیکن پھر بھی ابھی ضرورت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ تعلیم کا جو کام زیر نظر ہے اس کے پیش نظر موجودہ اسٹاف کام نہیں کر سکتا۔ پورا نہیں اتر سکتا اس کام پر اور چند مہینے کے اندر اندر ایسے واقفین کی ضرورت پڑے گی جو تعلیم کے ماہرین ہوں۔ جہاں تک مستورات کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ واقفات مل گئیں ہیں جنہوں نے بچیوں کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں اپنے نام پیش کئے ہیں اور پانچوں نے ساتھ یہ لکھا ہے کہ ہم خالصتہً رضا کارانہ کام کریں گی اور اگر ہمیں کہا جائے تو فوری طور پر استعفیٰ دے کر بھی آنے کے لئے تیار ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خواتین میں بھی جذبہ بہت ہی بڑھتا چلا جا رہا ہے خدمت کا لیکن لڑکوں کے سکولوں کے لئے، اور بہت سے ایسے کام زیر نظر ہیں جن کے لئے اسی طرح ایسے اساتذہ کی ضرورت ہوگی پروفیسرز کی ضرورت ہوگی جو دنیا میں اپنے کام کرنے کے بعد یہ محسوس کریں کہ اب کافی ہوگئی اب ہمیں بقیہ زندگی خدا تعالیٰ کی خاطر خالصتہً وقف کر دینی چاہئے۔ ایک وقت تک انسان کے لئے دنیا کمانا بھی ضروری ہے انہی لوگوں کا پیسہ پھر سلسلہ کو بھی ملتا ہے اور پھر کئی طرح سے فائدے پہنچتے ہیں لیکن بہت سے ایسے طبقے ہیں جن میں ایک عرصہ تک خدمت، دنیا کمانے کے بعد پھر اتنا پس انداز کر لیتے ہیں اور بعض دفعہ ان کو نئے ذرائع آمد مل جاتے ہیں، بعض دفعہ فارغ ہو جاتے ہیں بچوں سے اور جو پنشن ہے وہی کافی ہو جاتی ہے بقیہ وقت کے لئے تو ایسے لوگ میرے پیش نظر ہیں وہ بآسانی بقیہ وقت خالصتہً اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں اور اب تک جنھوں نے کیا ہے ان کا معیار خدا کے فضل سے بہت ہی بلند ہے۔

پرائیوٹ سیکرٹری میں بھی کام بہت وسعت پذیر ہے اور بہت سے کاموں کا بوجھ واقفین نے اٹھایا ہوا ہے اور باوجود اس کے ایک دمڑی بھی سلسلہ سے وہ نہیں لے رہے، کام وہ اتنا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ وہ راتوں کو گھر کام لے جاتے ہیں اور وہاں جا کر بہت دیر تک گھروں پر بھی ان کو کام کرنا پڑتا ہے لیکن ان کا رد عمل یہ ہے اس کام کے نتیجہ میں کہ بعض نے ہمیں کہا کہ واقعہ یہ ہے کہ ہمیں

زندگی کا مزہ اب آیا ہے اور پہلے تو یوں لگتا تھا کہ کام سے فارغ ہو کر موت کا انتظار ہے، اب ایک بالکل نئی زندگی ملی ہے جو پہلی زندگی سے بہت بہتر ہے اور بہت زیادہ پر لطف ہے۔

اسی طرح ہمارا ایک نیا شعبہ قائم ہوا ہے اعداد و شمار اکھٹے کرنے کا سمعی و بصری شعبہ ہے تحریک جدید میں، تمام دنیا کے کوائف کو چارٹس کی صورت میں ڈھالنا۔ اس میں مشتاق احمد صاحب شائق ہیں مثلاً، واقف زندگی، بہت ہی اچھا کام ہو رہا ہے ان سب شعبوں میں اور مزید ضرورت محسوس ہو رہی ہے یعنی پہلے لگتا تھا کہ یہ سٹاف کافی ہو جائے گا اب جو کام پھیلا ہے تو اور بہت سے ماہرین کی ضرورت ہے جو اپنے اپنے فن میں دین کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

امور عامہ کا کام بھی بہت بڑھ گیا، فضل عمر ہسپتال امور عامہ کے ساتھ منسلک ہے اس میں بھی بہت سی نئی آسامیوں کے اضافے ہوئے ہیں بکثرت اور تعمیرات بھی نئی ہو رہی ہیں اور بہت زیادہ اس کی وسعت ابھی پیش نظر ہے، کئی نئے شعبے اس میں قائم کرنے ہیں تو ڈاکٹرز کی بھی ضرورت ہے، کمپوڈرز کی بھی ضرورت ہے، کلینیکل ٹیسٹ کرنے والوں کی بھی ضرورت ہے، نرسز کی بھی ضرورت ہے، لیڈی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

امور عامہ کے ساتھ جو کام وابستہ ہیں خدمت خلق کے وہ اتنے زیادہ ہیں کہ اب صدر انجمن نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ایک نظارت خدمت خلق الگ قائم کی جائے اور وہ نظارت کے کام جو ان کے پیش نظر ہیں وہی اتنے زیادہ ہیں کہ ایک بہت اچھی خاصی مضبوط نظارت قائم کرنی پڑے گی تو ایک نظارت کے لئے پھر نیا سٹاف چاہئے ہوگا۔

شعبہ زودنویسی کا کام بہت بڑھ گیا ہے پہلے سے۔ تعمیرات کے لئے ایک الگ شعبہ قائم کیا گیا تھا، کئی واقفین بھی اس میں آئے لیکن اب محسوس ہو رہا ہے کہ اور بہت سے خدمت کرنے والوں کی ضرورت ہے ریٹائرڈ انجینئرز، اوورسیئرز، نقشہ بنانے والے۔ غرض یہ کہ ہر طرف نظر ڈال کے دیکھیں تو کام پھیلتا چلا جا رہا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی احسان ہے جماعت کے اوپر کہ وہ ہمارے کام بڑھا رہا ہے تو اس کے لئے واقفین چاہئیں اگر کسی شخص کے حالات ایسے ہوں کہ وہ کلیۃً سو فیصدی رضا کارانہ وقف نہ کرسکتا ہو تو ہمارا طریق کار یہ ہے کہ حسب حالات ان سے معاملہ طے کر لیتے ہیں۔ بعض ایسے واقفین ہیں جو کہتے ہیں میں حاضر ہو جاتا ہوں لیکن دو جگہ خاندانوں کے

بوجھ اٹھانے پڑیں گے اور کئی ذمہ داریاں ہیں اس لئے معمولی گزارہ جو خوشی سے جماعت دے سکتی ہے اس پر میں راضی ہوں تو ایسے واقفین بھی ان میں سے ہیں جن کے ساتھ ہم یہ معاملہ طے کر لیتے ہیں اور افہام وتفہیم کے ذریعہ اچھی طرح گزارہ چل جاتا ہے۔تو بہر حال بہت وسیع پیمانے پر اب ہمیں ایسے فن کاروں کی ضرورت ہے جو کسی نہ کسی فن میں تجربہ رکھتے ہوں اور اپنے نام پیش کریں۔

جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے، تحریک جدید میں کئی وکالتوں کا اضافہ ہو چکا ہے۔ایک وکیل التصنیف ایڈیشنل بنایا گیا ہے، وکالت مال ثالث نئی وکالت قائم ہوئی ہے، وکالت صدسالہ جوبلی، وکالت اشاعت سمعی وبصری، شعبہ شماریات بھی تحریک جدید کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کے ساتھ ایک اور شعبہ ’’مخزنِ تصاویر‘‘ ہے جو ساری دنیا میں مختلف وقتوں میں جو جماعت نے جو خدمات کی ہیں ان کو تصویری زبان میں اکٹھا کرنے کا کام کرے گا اور بہت سی تصویریں ہیں جواب مل سکیں گی بعد میں ضائع ہو جائیں گی پھر ہاتھ ہی نہیں آسکیں گی مثلاً ہمارے واقفین نے افریقہ میں جو ابتدائی خدمات کیں، کن جھونپڑیوں میں وہ ٹھہرے، کس قسم کے واقفین انہیں کام کرنے والے ابتدا میں میسّر آئے۔کچھ نہ کچھ تصویریں اس وقت موجود ہیں جو اکٹھی ہو سکتی ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ تصویریں غائب ہوتی چلی جاتی ہیں۔پھر نئے کام جو پھیل رہے ہیں ان سب کو تصویری زبان میں ڈھالنا یہ بھی ایک بہت بڑا کام ہے۔

پھر ہمیں بیرونی ممالک میں ٹائپسٹس کی ضرورت ہے، اکاؤنٹنٹس کی ضرورت ہے، دفتری امور چلانے والے تجربہ کار آدمیوں کی ضرورت ہے۔اس وقت یہ ہو رہا ہے کہ واقفین زندگی جو جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں، باقاعدہ مبلّغین ان پر انتظامی بوجھ بہت ہیں اور ان کو خط وکتابت ٹائپ بھی خود کرنی پڑتی ہے پھر ان کو اکاؤنٹس بھی رکھنے پڑتے ہیں، رجسٹر سنبھالنے پڑتے ہیں۔یہ اتنا زیادہ بوجھ ہے کہ بعض جگہ تو کچھ رضا کار ان کو مل گئے ہیں مگر اکثر جگہ ان کے لئے تبلیغ میں یہ بوجھ حارج ہو رہا ہے۔بجائے اس کے کہ وہ خالصتہً الگ ہو کر فارغ الذہن ہو کر تبلیغی کاموں میں اپنی قوتوں کو صرف کریں، نئے نئے منصوبے بنائیں، عمومی نگرانی کریں، ہر احمدی کو جو داعی الی اللہ بنانے کا کام ہے اس کی طرف توجہ دیں، تصنیف کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں، یہ سارے کام ہیں مگر ان کا بہت سا وقت ضائع ہو جاتا ہے ان دفتری کاموں میں جو لازمی حصہ ہیں یعنی ان کے بغیر گزارہ بھی

نہیں ہوسکتا۔ تو ایسے ٹائپسٹ جو ریٹائرمنٹ کی عمر کو پہنچ چکے ہوں یا ایسے سپرنٹنڈنٹ جو دفتری کاموں کا تجربہ رکھتے ہوں، اکاؤنٹنٹس جنہوں نے ایک وقت تک دنیا اتنی کما لی ہو کہ وہ سمجھتے ہوں کہ باقی وقت ہم اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر سکتے ہیں خالصتہً تو یہ سارے نام آگے آنے چاہئیں۔

باہر کے ممالک میں تعمیری کام بھی ہو رہے ہیں۔ غانا میں مثلاً ایک اوورسیئر نے وقف کیا تھا اور خدا کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہے ہیں وہاں جا کے اسی طرح اور ممالک میں ہیں ان کو سمیٹنا اور یکجا کرنا۔

پھر لائبیریریوں کا قیام ہے مختلف ممالک میں اس طرف بھی ہم ابھی تک پوری توجہ نہیں دے سکے۔ منصوبہ یہ تھا کہ ساری دنیا میں ایک ایسی لائبریری ہر مشن میں موجود ہو جس میں دنیا کی ہر زبان میں جماعت احمدیہ کا تبلیغی لٹریچر موجود ہو اور اسلام کے اوپر وارد ہونے والے مختلف مذاہب کے اعتراضات کے جوابات موجود ہوں اور پھر انڈیکس موجود ہو جس سے وہ فوراً معلوم کر سکے کہ کس مضمون کو کس زبان میں مَیں کہاں سے حاصل کر سکتا ہوں۔ چنانچہ ہر ملک کا مشن ساری دنیا کا مشن بن جائے گا اور اگر کوئی جاپانی افریقہ کے کسی ملک میں جاتا ہے تو مبلغ کے لئے کسی قسم کی ہچکچاہٹ کی ضرورت نہیں ہوگی وہ فوراً اس کو جاپانی لٹریچر نکال کے دے سکتا ہے، کوئی ترک چلا جاتا ہے، کوئی یوگوسلاویہ چلا جاتا ہے تو ہر ایک لئے اس کی زبان میں لٹریچر بھی ہونا چاہئے، کیسٹس (Cassettes) ہونے چاہئیں، وڈیو ریکارڈنگز بھی ہونی چاہئیں تا کہ اگر کوئی آرام سے بیٹھ کر دیکھنا چاہے مقرر کو اس کی آواز بھی سنے، اس کو دیکھے بھی تو وڈیو چلا دیا جائے اور وہ تسلی سے بیٹھ کر جس مضمون میں چاہے کسی مقرر کو بولتا سنے بھی اور دیکھ بھی لے۔ آج کل اس کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ پھر یورپین ایسے ممالک ہیں جن کی الگ الگ چھوٹی چھوٹی زبانیں ہیں لیکن بہت اہم ہیں وہ ممالک اسلام کے لئے، فن لینڈ ہے چیکوسلواکیہ ہے، ان زبانوں میں آغاز ہی نہیں ہوا کام کا، ان سب کو مرتب کرنے کے لئے ایک پوری وکالت کی ضرورت ہے۔

اب ہمیں ایک اچھا واقف زندگی مل گیا ہے بڑے تجربہ کار لائبریرین ہیں جو اس فن کے بہت ماہر ہیں۔ قاضی حبیب الدین صاحب لکھنوی نے بڑے شوق اور اخلاص کے ساتھ وقف کیا ہے اور اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے اور ان کے سپرد میں نے یہ کام کیا ہے لیکن جب کام انہیں سمجھایا (یہ

تو میں نے صرف چند باتیں آپ کے سامنے رکھی ہیں) تو انہوں نے کہا کہ یہ اتنا کام ہے کہ اس کے لئے تو کمپیوٹر کی ضرورت پڑ جائے گی فوری۔ یعنی کمپیوٹر کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب آدمیوں کے بس سے بات نکل جاتی ہے تو ابھی تو انہیں سٹاف چاہئے ، پہلے کچھ سٹاف مہیا ہو۔ کام اپنے کسی نہج پر چند قدم چل پڑے پھر انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا تو کمپیوٹر بھی مہیا کرنے پڑیں گے جماعت کو۔ تو یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ واقفین کی کتنی شدید ضرورت ہے جماعت احمدیہ کو اور وقت کے تقاضے ہیں کہ یہ ضرورت لازماً پوری کی جائے کیونکہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے فضلوں کی ہوا چلتی ہے، ایک موسم آجاتا ہے نشو ونما کا وہی وقت ہوتا ہے کام کا، اگر ہم پیچھے رہ جائیں گے تو اس موسم کے پھلوں سے محروم رہ جائیں گے، اتنا فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے جتنا یہ ابر بہار ہمارے لئے فوائد لے کر آیا ہے۔

اس کثرت سے قوموں میں توجہ پیدا ہو رہی ہے جماعت احمدیہ کی طرف کہ ہر روز نئی نئی خبریں ایسی آتی ہیں جس سے دل کھل اٹھتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور ساتھ ہی پھر وہ ذمہ داریوں کا بوجھ بھی آپڑتا ہے، پھر انسان فکر مند بھی ہو جاتا ہے، پھر دعا کی بھی توفیق ملتی ہے اور نئے نئے خدمت کرنے والے بھی اپنے آپ کو پیش کرتے چلے جارہے ہیں تو ایک عجیب دنیا ہے یہ جماعت احمدیہ کی جس کی کہیں اور کوئی مثال نہیں ہے۔ یہ ساری دنیا میں ایک الگ دنیا ہے۔ حیرت انگیز خدا تعالیٰ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے اور جہاں سے کوئی توقع نہیں ہوتی وہاں سے اطلاع آجاتی ہے کہ یہاں ایک نیا میدان کھل گیا ہے اسلام کی خدمت کا۔ مثلاً کوریا گیا ہمارا وفد آنریری ورکرز کا رضا کاروں کا گیا اور ان کی طرف سے جو رپورٹ آئی ہے وہ اتنا (Excite) کرنے والی ہے اتنا ہیجان پیدا کرنے والی ہے، وہ کہتے ہیں کہ پورا میدان کھلا پڑا ہے اور اس قدر شوق سے لوگوں نے ہم سے مطالبے کئے ہیں، کتابیں خریدیں ہیں، لائبریریاں مطالبے کر رہی ہیں، پروفیسرز مطالبے کر رہے ہیں کہ ہمیں سکھاؤ اسلام اور جماعت احمدیہ جو اسلام سکھاتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی برکت سے وہ تو ذہنوں کو بھی روشن کر دیتا ہے، دلوں کو بھی مطمئن کرتا ہے اور اس زمانہ کے انسان کے مزاج کے مطابق ہے وہ کیونکہ محض دعاوی سے آج انسان نہیں مان سکتا جب تک فلسفہ بھی اتنا مضبوط نہ ہو، قوی نہ ہو اور اتنا پر اثر نہ ہو کہ ذہن اور دل دونوں کو

مطمئن کر سکے۔ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ ہتھیار تو سارے ہمارے پاس موجود ہیں۔ پھر ترجمہ کرنے والوں کی ضرورت ہے جو پھیلتی چلی جارہی ہے۔

تو یہ سارے جو کاموں کے میں نے نام لئے ہیں، جن کے عنوان بیان کئے ہیں ان سے تعلق رکھنے والے جتنے احمدی جہاں ہیں وہ اپنے حالات کا جائزہ لیں اور اپنے آپ کو پیش کریں۔ بیرونی ممالک کے اس میں بیرونی باشندے بھی شامل ہیں میرے اس خطاب میں صرف پاکستانی، ہندوستانی یا انگلستان اور امریکہ کے چند آدمی نہیں بلکہ دنیا کی ہر قوم کے آدمیوں کے لئے ضرورت ہے کہ وہ وقف کریں کیونکہ ان کاموں کو سنبھالنے کے لئے لازماً اچھے زبان دان بھی ہمیں چاہئیں ہوں گے۔ اس وقت تو ہم طلباء کو باہر بھجوا کر زبان سکھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ کافی نہیں ہے۔ ربوہ میں لازماً ایک بہت ہی بڑا عظیم الشان زبانوں کا انسٹیٹیوٹ ہمیں قائم کرنا پڑے گا اس کے لئے اتنا بیج تو بویا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نقشہ بھی تعمیر کا مکمل ہو گیا ہے اور اخراجات بھی کسی حد تک مہیا ہو گئے ہیں تو امید ہے انشاء اللہ ایک سال کے اندر اس انسٹیٹیوٹ کی عمارت کھڑی ہو جائے گی مگر اس عمارت کو بسانے کے لئے پھر زبان دان چاہئیں۔ انگریز وقف کریں، اٹالین وقف کریں، چینی، جاپانی وقف کریں، یہاں آکر بیٹھیں خود اور آکر اپنی اپنی زبان کو سنبھالیں، پھر آگے ان کے اپنے لئے بھی پڑھنا ضروری ہوگا، ہر زبان دان کے لئے ہر مضمون پر ایک غلبہ پانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یعنی آپ اردو دان ہیں لیکن اگر آپ نے سائنسی مضمون اردو میں نہیں پڑھے تو آپ کو سائنسی مضمونوں پر اردو میں غلبہ نہیں ہے، اگر آپ نے خاص قسم کے ادبی مضمون نہیں پڑھے تو ان میں آپ کو اردو نہیں آتی گویا کہ۔ تو محض زبان دان ہونا کافی نہیں ہوا کرتا کسی خاص مضمون پر اس زبان دان کو مقدرت ہونا، اس کو قادرالکلامی نصیب ہونا یہ بہت ضروری ہے۔ تو ایسے واقفین جب آئیں گے پھر ان کو دینی علوم پر قدرت دینے کی کوشش کی جائے گی ان کو بھی سکھانا پڑے گا پھر جاکر ہمارے اچھے زبان دان تیار ہوں گے جو اسلام کی خدمت کر سکیں۔

یہ تو واقفین والا پہلو تھا۔ دوسرا ہے مالی ضروریات، اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی بہت بڑھ رہی ہیں اور جہاں تک روزمرّہ کی ضروریات کا تعلق ہے انجمن کے باقاعدہ چندے اور تحریک جدید کے باقاعدہ چندے یہ ضرورت کے ساتھ ساتھ بڑھتے چلے جارہے ہیں اور ان میں کسی غیر معمولی

تحریک کی ضرورت نہیں پیش آتی۔ سال میں ایک خطبہ انجمن کے چندوں سے متعلق دیا جاتا ہے جماعت توقع سے آگے بڑھ کر خدا کے فضل سے قربانیاں کر رہی ہے لیکن ایک چندہ ایسا ہے جس میں ابھی تک پیچھے ہے اور وہ ہے صد سالہ جوبلی۔ گزشتہ سال بھی میں نے توجہ دلائی تھی اس کے بعد اگرچہ پاکستان میں غیر معمولی طور پر چندے میں اضافہ ہوا ہے اور ایک سال میں چھپن لاکھ روپیہ وصول ہوا ہے صد سالہ جوبلی کا لیکن ابھی تک بیرونی جماعتیں بھی اور پاکستان بھی بہت پیچھے رہ گیا ہے وقت سے۔ مختصر کوائف میں آپ کو بتاتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ کتنا چندہ ابھی قابل وصول پڑا ہوا ہے اور جو کام کرنے والے ہیں صد سالہ جوبلی کے ان کی فہرست اگر آپ کے سامنے بیان کی جائے تو کئی خطبے چاہئیں۔ ناممکن ہے کہ ایک خطبہ میں ان کاموں کو بیان کیا جاسکے جو صد سالہ جوبلی نے 1989ء سے پہلے پہلے مکمل کرنے ہیں۔ ان کی تفاصیل جب آپ کے سامنے رکھی جائیں تو آپ حیران رہ جائیں گے کہ کتنا بڑا کام ہے، کتنا اس کا پھیلاؤ ہے اور اس کے لئے روپے کی فوری ضرورت ہے کیونکہ بہت سے کام ہیں، مختلف ممالک میں مشنز کا قیام، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کی اشاعت، مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے تراجم اور مساجد کا قیام۔ ایسے ایسے نئے ممالک ہیں جہاں ایک بھی احمدی اس وقت نہیں ہے وہاں نئی جماعت کو قائم کرنا، آدمی مہیا کرنا، اخراجات تو اس وقت سے شروع ہو چکے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ اب ہمارا پیٹ بھرو اور جو چندہ کی رفتار ہے وہ مقابلتہً سست ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہوسکتی ہے کہ باقی انجمنیں وصولی کا ایک باقاعدہ نظام رکھتی ہیں ان کے انسپکٹرز بھی ہیں، ان کے بڑے بڑے دفاتر ہیں یاددہانیوں کے۔ اور جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قربانی میں پیچھے نہیں رہتی، یاددہانی اور تذکیر ضروری ہے جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے ہر انسان کا ایک معیار نہیں ہوتا اکثر انسان یاددہانی کے محتاج ہوتے ہیں تو صد سالہ جوبلی اپنے یاددہانی کے نظام کو اتنا پھیلا سکتی نہیں ہے کیونکہ عارضی کام ہے نسبتاً اور اگر اتنا بڑا اسٹاف رکھا جائے تو بہت بڑا خرچ بڑھ جائے گا اس لئے عمومی نصیحت کے سوا اور چارہ نہیں ہے ہمارے پاس۔ تو میں نے سوچا کہ چونکہ صد سالہ جوبلی کا دفتر محدود ہے کام کے مقابل پر اس لئے میں جماعت کو یاددہانی کروادوں۔

کل وعدہ جو پاکستان کا تھا وہ پانچ کروڑ چار لاکھ اناسی ہزار روپے (5,04,79000) کا

تھا جس میں سے 28 فروری 1983ء تک صرف ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ (1,61,00,000) کی وصولی ہوئی ہے یعنی آئندہ ادائیگی کے چار سال باقی ہیں اور گزشتہ گیارہ سال میں جو وصولی ہوئی وہ پانچ کروڑ کے مقابل پر ایک کروڑ اکسٹھ لاکھ تو اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ چندہ دہندگان کے اوپر بقیہ سالوں میں کتنا بڑا بوجھ پڑنے والا ہے۔ جتنی تاخیر کر رہے ہیں اتنا ہی یہ کام ان کے لئے مشکل ہوتا چلا جائے گا لیکن دوران سال جو پاکستان میں وصولی ہوئی وہ خدا کے فضل سے بہت خوش کن ہے گزشتہ وصولیوں کے مقابل پر چنانچہ چھپن لاکھ اکیاسی ہزار (56,81,000) وصولی کی وجہ سے اب دو کروڑ اٹھارہ لاکھ ستتر ہزار (2,18,77,000) وصولی ہو چکی ہے اور یہ آپ گیارہ سال کی وصولی سمجھیں۔ اس کے مقابل پر اس سال کو شامل کر کے چار سال وصولی کے رہتے ہیں کیونکہ 1988ء میں تو پھر کام اتنا زیادہ ہو چکا ہوگا کہ اس وقت وصولیوں کا انتظار پھر نہیں ہو سکتا۔ 1984ء کا بقایا ایک سال سمجھ لیں 85ء، 86ء اور 87ء یہ پورے چار سال ہیں وصولی کے ان سالوں میں دو کروڑ چھیاسی لاکھ روپے (2,86,00,000) ابھی جماعت نے ادا کرنا ہے۔

جو جماعتوں کو یاددہانیاں کروائی گئیں تھیں اور ٹارگٹس دیئے گئے تھے اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ربوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام دنیا کی جماعتوں میں اس قربانی میں اول آیا ہے کیونکہ ربوہ کے سپرد جو ٹارگٹ کیا گیا تھا دسویں مرحلے پر وہ تین لاکھ کا تھا لیکن ربوہ کی وصولی (13,54,000) روپے ہوئی ہے جب کہ اس سے پہلے 83ء تک کل وصولی گیارہ سال میں نو لاکھ اٹھاسی ہزار تھی۔ تو اس سے یہ بھی علم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے رزق میں برکت کا ایک ایسا نظام جاری کر دیا ہے کہ جو بظاہر ناممکن نظر آتا ہے وہ بھی پورا ہو جاتا ہے، توقع سے بہت بڑھ جاتا ہے۔ کہاں گیارہ سال میں نو لاکھ اٹھاسی ہزار کی وصولی اور کہاں ایک سال میں تیرہ لاکھ چون ہزار روپے کی وصولی، بہت بڑا فرق ہے، لیکن ایک بات باقی شہروں کے حق میں یہ بیان کرنی ضروری ہے کہ بعض باقی بڑے شہروں نے اپنا چندہ بہت زیادہ لکھوایا تھا اس لئے وہ وصولی میں پیچھے رہ گئے۔ ربوہ میں چندہ کی جو توفیق تھی اس کے مقابل پر صد سالہ جوبلی میں بہت کم چندہ لکھوایا گیا تھا مثلاً بجٹ کے لحاظ سے ربوہ، کراچی لاہور وغیرہ سے زیادہ پیچھے نہیں ہے زیادہ جو باقاعدہ بجٹ ہے لیکن وعدہ میں بہت پیچھے تھا لاہور کا وعدہ تھا تراسی لاکھ روپے کا اور کراچی کا ایک کروڑ

پچپن لاکھ کا اور ربوہ کا صرف بیس لاکھ تھا تو اس لئے وہ چونکہ پہلے ہی اپنی ہمت سے بہت کم دے رہے تھے اس لئے ان کے کام میں نمایاں اضافہ نظر آیا لیکن اگر آپ ملحوظ بھی رکھیں اس فرق کو تب بھی گزشتہ سال ربوہ کی قربانی ان سب شہروں سے زیادہ ہے کیونکہ کراچی کی گزشتہ سال کی وصولی ڈیڑھ کروڑ بجٹ کے مقابل پر نو لاکھ ہے اور لاہور کی وصولی تراسی لاکھ بجٹ کے مقابل پر سات لاکھ ہے۔ اس لحاظ سے ربوہ کی وصولی تیرہ لاکھ فی ذاتہٖ بھی خدا کے فضل سے بہت نمایاں اور قابل تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو جزا دے اور توفیق کے مطابق مزید آگے بڑھنے کی توفیق بخشے کیونکہ ابھی ربوہ میں گنجائش بہرحال موجود ہے۔

جہاں تک کراچی کا تعلق ہے یہ خیال ہوسکتا ہے کہ ڈیڑھ کروڑ سے زائد کا بجٹ ان کی توفیق سے زیادہ تو نہیں کیونکہ باقی جو جماعتیں اس سائز کی ہیں ان کے وعدوں کے مقابل پر کراچی کے وعدے یقیناً بہت زیادہ ہیں اس لئے یہ وہم ہوسکتا ہے کہ شاید کراچی جوش میں آکر زیادہ وعدے لکھوا گیا ہو اور اب اس کی توفیق نہ ہو ادائیگی کی لیکن میرے نزدیک یہ محض وہم ہے اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے ساتھ جو سلوک ہے وہ عام حسابی قاعدوں سے نہیں پرکھا جاسکتا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیب سے آخری پیسہ نکل آیا ہے اور پھر جب خدا تعالیٰ کا نظام جیب میں ہاتھ ڈالتا ہے تو پھر جیب بھری ہوئی مل جاتی ہے پھر آپ نچوڑ لیں سب کچھ پھر خدا تعالیٰ کا نظام جب دوبارہ ہاتھ ڈالتا ہے تو پھر جیب بھری ہوئی مل جاتی ہے۔ کون سا قاعدہ کام کر رہا ہے یہ ہم نہیں جانتے، ہمیں تو اتنا علم ہے کہ کچھ اسی قسم کا قاعدہ ہے جس طرح آنحضرت ﷺ کی جنگ خندق کے موقع پر ایک صحابیؓ نے اور اس کی بیگم نے دعوت کی اور پتہ تھا کہ بہت دیر کا فاقہ ہے تو انہوں نے یہ سوچا کہ چند آدمی آنحضور ﷺ کے ساتھ آجائیں اور ایک چھوٹا سا بکرا ذبح ہوا ہے دس بارہ آدمیوں کے لئے کافی ہو جائے گا تو انہوں نے اشارہ سے، ہلکی سی آواز میں حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ تیار ہے چند صحابہ کے ساتھ تشریف لائیں تو آنحضرت ﷺ کا دل تو ایک نہ ختم ہونے والا سمندر تھا اور ساری کائنات پر آپؐ کی رحمت محیط تھی، یہ کیسے ممکن تھا کہ فاقے کے وقت باقی لشکر کو چھوڑ دیتے اور صرف آپؐ چند صحابہ کے ساتھ چلے جاتے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا اعلان کر دو کہ جس جس کو بھوک لگی ہوئی ہے سارے آجائیں اور وہ سارے بھوکے تھے یہ بات سن کر وہ بہت پریشان ہو کر واپس دوڑا اپنی بیگم کی طرف۔ آنحضرت

ﷺ نے فرمایا ٹھہرو! کپڑے سے آٹے کو بھی ڈھانک دو اور یاد رکھو کہ ہانڈی سے ڈھکنا نہیں اتارنا جب تک میں نہ آجاؤں اور شروع نہیں کرنا جب تک میں خود اپنے ہاتھ سے شروع نہ کروں، تقسیم نہیں کرنی۔ خیر! وہ واپس گیا، بیوی کو اس نے پیغام دیا کہ اللہ ہی آج عزت رکھ لے، یہ واقعہ ہو گیا ہے تو اس نے کہا رسول کریم ﷺ نے جو فرمایا ہے اسی طرح کرو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا چنانچہ آنحضور ﷺ تشریف لائے، کپڑا اٹھایا آٹے سے اور ہاتھ لگایا اور اس کو کہا کہ شروع کرو روٹی پکانا اور ساتھ ہی ہانڈی سے ڈھکنا اٹھا کر تقسیم شروع کر دی خود ہی اب وہ صحابی خود بیان کرتے ہیں اور ایک سے زیادہ روایتوں میں یہ واقعہ بیان ہے کہ لوگ کھاتے چلے گئے اور نکلتا چلا گیا آٹا بھی بڑھتا گیا اور ہانڈی سے سالن بھی نکلتا ہی چلا گیا اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ یہ ہو کیا رہا ہے یہاں تک کہ جب سارے لشکر کا پیٹ بھر گیا تو اتنا کھانا بچا ہوا تھا کہ گھر والے اور اس کے علاوہ اپنے دوستوں میں سے کسی کو بھیجنا چاہیں تو بھیج سکتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی باب فی غزوۃ الخندق)

تو جو خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ظاہر ہوا اور آپؐ سے اس قدر رحمت اور فضلوں کا سلوک فرمایا ہم بھی تو اسی خدا کے اسی محبوب کے غلام ہیں اور اسی کے نام پر کام کر رہے ہیں اس لئے دنیا کے حساب سے چاہے بالکل جاہلانہ باتیں ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے تجربہ میں ہے یہ بات، سو سالہ مشاہدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ جماعت کی قربانی کی توفیق کو بڑھاتا ہے اور روپے میں کمی نہیں آنے دیتا۔ ان کی ذاتی ضرورتیں بھی پہلے سے بڑھ کر پوری کر دیتا ہے اور بعض دینے والے ایسے ہیں کہ جب وہ دیتے ہیں تو اس وقت محسوس ہوتا ہے کہ گویا اپنی توفیق سے بڑھ کر وعدہ لکھوا دیا اور ایک دو سال کے اندر ہی خدا ایسی برکت دے دیتا ہے کہ وہ شرمندہ ہو جاتے ہیں کہ ہم نے وعدہ کم لکھوایا تھا۔ چنانچہ ابھی کل ہی مجھے پتہ لگا لاس اینجلز سے ایک ڈاکٹر صاحب ہیں ہمارے بڑے مخلص، فدائی، انہوں نے مشنز کے لئے پچیس ہزار ڈالرز کا وعدہ لکھوایا تھا اور بعض ان کے جاننے والوں کا خیال تھا کہ شاید یہ بہت وعدہ لکھوا دیا ہے انھوں نے، اب دو تین دن کے عرصے کے اندر ان کی طرف سے خط آیا ہے اور کل اس کی تحریک (جدید) نے مجھے رپورٹ بھجوائی کہ وہ کہتے ہیں کہ جو میرے موجودہ حالات ہیں ان کے پیش نظر پچیس ہزار ڈالرز کم ہے اس لئے میں اس کو بڑھا کر پچاس ہزار ڈالر کرتا ہوں۔ تو یہ دیکھ لیجئے کس طرح خدا کا سلوک ہوتا ہے اور اس کثرت سے اس مضمون کے

خط دنیا سے آ رہے ہوتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے پھر نیا حوصلہ ملتا ہے اور میں یہ رحم اس بات میں نہیں سمجھتا کہ اب مانگنا بند کردوں کیونکہ اس کا مطلب ہے کہ خدا کے فضل کے دروازے بند کردوں۔ میں اقتصادی رحم جماعت پر یہ سمجھتا ہوں کہ اور مانگو اور مانگو تا کہ خدا کے فضل لامتناہی طور پر نازل ہونے شروع ہو جائیں۔

اس لئے اس تجربہ اور اس یقین کے ساتھ میں احباب جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ کمر ہمت کسیں اور اس گزشتہ کمی کو جو گیارہ سالہ کمی ہے اسے چار سال میں نہیں بلکہ کوشش کریں کہ ایک دو سال کے اندر ہی پوری کر دیں اللہ تعالیٰ پھر دیکھیں کس طرح ان پر فضلوں کی بارش نازل فرماتا ہے، کس طرح ان کی جیبوں کو پھیلاتا چلا جاتا ہے، ان کی ضرورتوں کو خود پوری کرتا ہے اور یہ سارا نظام جب مکمل ہو جائے گا یہ دائرہ تو آخر پر یہ مخلصین جو اپنی توفیق سے بڑھ کر ادائیگی کی کوشش کر رہے ہوں گے شرمندگی محسوس کریں گے کہ اوہو! ہم تو بہت بڑا تیر مار رہے تھے اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ نے تو اتنے فضل کر دیئے ہیں کہ ہم حق ادا نہیں کر سکے۔ یہ ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا تعلق۔ خدا کرے یہ مراسم اسی طرح جاری رہیں، ہمیشہ ہمیش کے لئے، ہم خدا کی محبت اور پیار میں قربانیاں دیتے چلے جائیں اور ہماری محبت اور پیار کو لامتناہی طور پر اور بڑھانے کے لئے اللہ اپنے فضلوں کو اتنا بڑھاتا چلا جائے کہ ہم ہمیشہ شرمندہ ہی رہیں اپنے رب سے کہ ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکے تیرے فضل ہم سے جیت گئے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

آج چونکہ مشاورت کا دن ہے اس لئے حسب دستور جمعہ کے ساتھ نماز عصر بھی جمع کی جائے گی۔ افسوس ہے کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے سب کو موقع نہیں مل سکتا اس نہایت دلچسپ اور روحانیت کی افزائش کرنے والی مجلس میں شامل ہونے کا۔ جگہ تھوڑی ہے تو زائرین کو بھی کم ٹکٹ ملتا ہے اس لئے مجبوری ہے لیکن آپ لوگ باہر بیٹھے شامل ہو سکتے ہیں دعاؤں کے ذریعہ، اتنا تو کریں۔ تین دن مسلسل صبح و شام، دن رات، ذکر الٰہی اور دعاؤں میں لگائیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو خدا کے کاموں کی خاطر اکٹھے ہوئے ہیں سوچ و بچار اور فکروں کے لئے ان کے ذہنوں کو روشن کرے، ان کے قلبوں کو جلا بخشے، ان کو خدا کے کاموں کی خاطر وسیع حوصلہ کے ساتھ وسیع منصوبے

بنانے کی توفیق بخشے اور غور وفکر میں کوئی بھی نفسانیت کا پہلو نہ ہو۔ ہر مشورہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر دیا جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق بخشے کہ وہی مشورے قبول کروں جو خالصتہً اللہ کی رضا کے مطابق ہوں اور اگر کہیں کوئی غلطی ہوگئی ہے تو ایسے مشوروں کو خدا تعالیٰ مجھے قبول کرنے کی توفیق نہ بخشے اور پھر ان میں برکت دے پھر سارا سال پڑا ہوگا ان کاموں کو کرنے کا ان مشوروں پر عمل کرنے کا۔ تو بہت دعاؤں کی ضرورت ہے ان دعاؤں کے ذریعہ سارا ربوہ ہمارے ساتھ شامل ہوسکتا ہے۔

باقی آئندہ کے لئے بھی کوشش اور دعا کریں کہ ایک سکیم ہے ''ناصر ہال'' بنانے کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یاد میں ایک ایسا ہال تعمیر کیا جائے جیسا کہ آپؒ کی خواہش تھی جس میں کم از کم ایک لاکھ آدمی تو بیٹھ سکے۔ تو ہوسکتا ہے کہ اس وقت تک ربوہ کی آبادی تیزی سے پھیل کر بڑی ہو جائے یا باہر کے لوگ جب یہ معلوم کریں کہ زائروں کے لئے جگہ مل گئی ہے تو وہ زیادہ آنا شروع ہو جائیں تو اس صورت میں پھر انشاء اللہ مشاورت بھی ایک جلسہ سالانہ بن جائے گی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں شامل ہونے کی توفیق مل جائے گی۔